اکثر پوچھے جانے والے سوالات

اردو ورژن

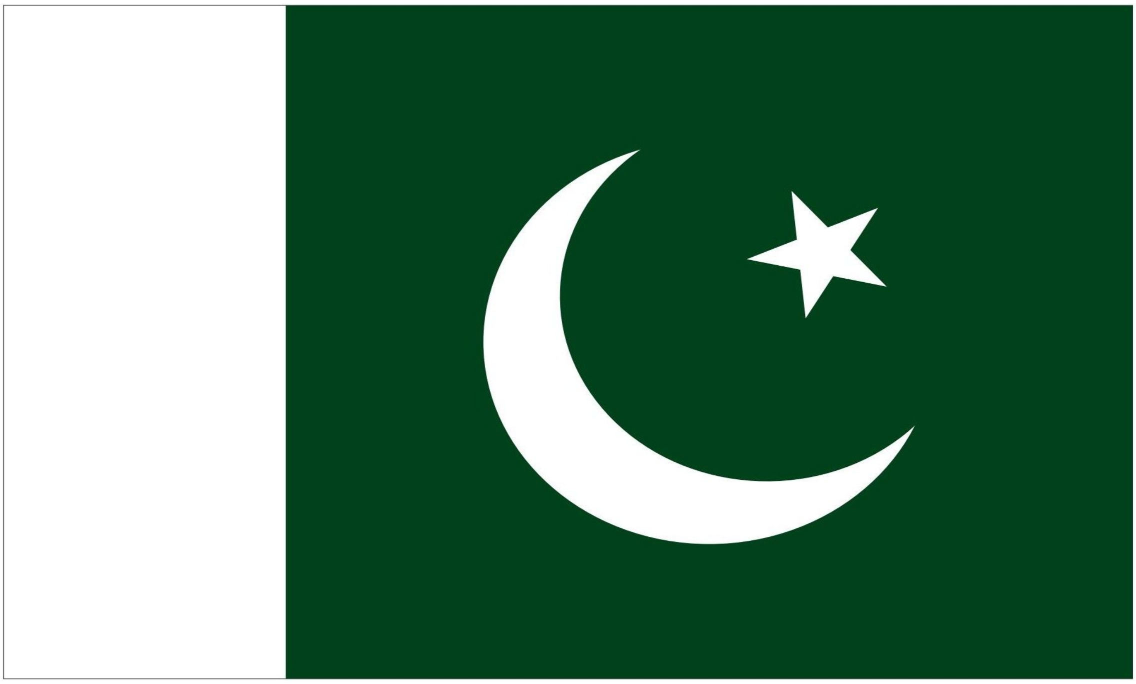

ایف اے کیو 1 -"پناہ گزین"، "پناہ کے متلاشی" اور "مہاجر" میں کیا فرق ہے؟

"پناہ گزین"، "پناہ کے متلاشی" اور "مہاجر" کی اصطلاحات ان لوگوں کو بیان کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں جو آگے بڑھ رہے ہیں، جو اپنے ممالک چھوڑ چکے ہیں اور سرحدیں عبور کر چکے ہیں۔

"مہاجر" اور "پناہ گزین" کی اصطلاحات اکثر ایک دوسرے کے ساتھ استعمال کی جاتی ہیں لیکن ان کے درمیان فرق کرنا ضروری ہے کیونکہ اس میں قانونی فرق ہے (گل اینڈ ایڈم، 2021)۔

پناہ گزین کون ہے؟

پناہ گزین وہ شخص ہے جو اپنے ملک سے فرار ہو چکا ہے کیونکہ انہیں وہاں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں اور ظلم و ستم کا خطرہ ہے۔ ان کی حفاظت اور زندگی کو لاحق خطرات اتنے زیادہ تھے کہ انہوں نے محسوس کیا کہ ان کے پاس اپنے ملک سے باہر جانے اور حفاظت حاصل کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کیونکہ ان کی اپنی حکومت انہیں ان خطرات سے محفوظ نہیں رکھ سکتی یا ان کی حفاظت نہیں کرے گی۔ پناہ گزینوں کو بین الاقوامی تحفظ کا حق حاصل ہے (فاضل اینڈ سٹین، 2001)

پناہ مانگنے والا کون ہے؟

پناہ مانگنے والا وہ شخص ہے جو اپنا ملک چھوڑ چکا ہے اور کسی دوسرے ملک میں ظلم و ستم اور انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں سے تحفظ کا خواہاں ہے لیکن جسے ابھی تک قانونی طور پر پناہ گزین کے طور پر تسلیم نہیں کیا گیا ہے اور وہ اپنے پناہ کے دعوے پر فیصلہ ملنے کا انتظار کر رہا ہے۔ پناہ مانگنا انسانی حق ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کو پناہ لینے کے لئے کسی دوسرے ملک میں داخل ہونے کی اجازت ہونی چاہئے (ایمنسٹی انٹرنیشنل، 2015)

مہاجر کون ہے؟

تارکین وطن کی بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ کوئی قانونی تعریف موجود نہیں ہے۔ زیادہ تر ایجنسیوں اور تنظیموں کی طرح ایمنسٹی انٹرنیشنل بھی تارکین وطن کو اپنے اصل ملک سے باہر رہنے والے لوگ سمجھتی ہے جو پناہ کے متلاشی یا پناہ گزین نہیں ہیں۔

مثال کے طور پر کچھ تارکین وطن اپنا ملک چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ وہ کام کرنا، تعلیم حاصل کرنا یا خاندان میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ دوسروں کا خیال ہے کہ انہیں غربت، سیاسی بدامنی، گروہی تشدد، قدرتی آفات یا وہاں موجود دیگر سنگین حالات کی وجہ سے چھوڑنا ہوگا۔

بہت سے لوگ پناہ گزین کی قانونی تعریف پر پورا نہیں اترتے ہیں لیکن اس کے باوجود اگر وہ گھر جاتے ہیں تو خطرے میں پڑ سکتے ہیں۔

یہ سمجھنا ضروری ہے کہ صرف اس لئے کہ تارکین وطن ظلم و ستم سے فرار نہیں ہوتے، وہ اب بھی اپنے تمام انسانی حقوق کے تحفظ اور احترام کے حقدار ہیں، چاہے وہ جس ملک میں منتقل ہوئے ہیں اس میں ان کی حیثیت کچھ بھی ہو۔ حکومتوں کو تمام تارکین وطن کو نسل پرستانہ اور غیر انسانی

تشدد، استحصال اور جبری مشقت سے بچاناچاہیئے۔ تارکین وطن کو کبھی بھی کسی جائز وجہ کے بغیر حراست میں نہیں لیا جانا چاہیے اور نہ ہی انہیں اپنے ممالک واپس جانے پر مجبور کیا جانا چاہیئے (ایمنسٹی انٹرنیشنل، 2015) اور (اقوام متحدہ، 2018)۔

ایف اے کیو2-اتنے زیادہ تارکین وطن، پناہ گزین کیوں ہیں؟

دنیا میں پہلے سے کہیں زیادہ پناہ گزین ہیں۔ تنازعات، تشدد، ظلم و ستم یا انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی وجہ سے تقریبا 26 ملین افراد اپنے ممالک سے فرار ہو چکے ہیں۔ یہ دنیا کی تیسری سب سے بڑے میگا سٹی شنگھائی، چین میں رہنے والے لوگوں کی تعداد سے زیادہ ہے۔

اقوام متحدہ کی پناہ گزین ایجنسی کی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق 79.5 ملین افراد سے کہیں زیادہ کو زبردستی ان کے گھروں سے بے گھر کر دیا گیاہے۔ بے گھرہونے میں پچھلا اضافہ دوسری جنگ عظیم کے بعد ہوا تھا جب 60 ملین افراد بے گھر ہوگئے تھے۔ آج کے بے گھر افراد میں 42 لاکھ افراد شامل ہیں جوپناہ کے خواہاں ہیں یعنی پناہ گزینوں کی حیثیت اور 45.7 ملین افراد جو تشدد، عدم استحکام یا قدرتی آفات کی وجہ سے اپنے ہی ممالک کے اندر بے گھر ہو چکے ہیں (بالڈوک، 2000)

ہر سال اقوام متحدہ اور دنیا بھر کے لوگ 20 جون کو پناہ گزینوں کی حالت زار کو تسلیم کرتے ہیں۔

شامی خانہ جنگی جدید دور میں پناہ گزینوں کے سب سے بڑے بحران کا باعث بنی ہے۔ وینزویلا کے معاشی بحران کی وجہ سے بھی بڑے پیمانے پر بے گھری ہوئی ہے۔ جنوبی سوڈان، میانمار اور ڈیموکریٹک جمہوریہ کانگو میں تنازعات کی وجہ سے گزشتہ چند سالوں میں لاکھوں افراد فرار ہو چکے ہیں۔ افغانستان اور صومالیہ سے پناہ گزینوں کی بے گھری کئی دہائیوں پرانی ہے اور آج تک انسانی ضروریات جاری ہیں (شرانز اینڈ ویلنڈ، 2019)۔

مندرجہ ذیل کچھ دوسرے ممالک ہیں جہاں لوگوں کی بڑی تعداد اندرونی طور پر بے گھر ہو چکی ہے یا تشدد سے فرار ہو چکی ہے:

- عراق — تقریبا 24 لاکھ عراقی بے گھر ہیں۔ عراق 250.000 شامی پناہ گزینوں کی میزبانی بھی کرتا ہے۔
- وسطی افریقی جمہوریہ — وسطی افریقی جمہوریہ میں تشدد سے تقریبا 593,000 افراد فرار ہو چکے ہیں اور ملک کے اندر تقریبا600,000 افراد بے گھر ہیں۔
- وسطی امریکہ — گزشتہ پانچ سالوں میں تشدد سے فرار ہونے والے افراد کی تعداد میں دس گنا اضافہ ہوا ہے۔ گوئٹے مالا، ہونڈوراس اور ایل سلواڈور میں اس مدت کے اندر جرائم پیشہ گروہوں کی جانب سے تشدد میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔

ایف اے کیو 3- کیا پناہ گزینوں کو کوئی خاص حیثیت حاصل ہے؟ ان کا قانونی تحفظ کیا ہے؟

لوگوں کے حقوق ان کی قانونی حیثیت کے مطابق نمایاں طور پر مختلف ہوتے ہیں۔ پناہ گزین کا درجہ حاصل کرنا عام طور پر ایک انفرادی عمل ہوتا ہے اور اس میں کئی ماہ یا اس سے زیادہ وقت لگ سکتا ہے، اس کا انحصار ملک اور پناہ کے متلاشی کی مخصوص صورتحال پر ہوتا ہے۔ اگرچہ پناہ گزینوں کی حیثیت میں مختلف حقوق شامل ہوتے ہیں اور اکثر اضافی معاونت کے اقدامات (بشمول زبان کے کورسز) شامل ہوتے ہیں، رجسٹرڈ پناہ کے متلاشی یا وہ لوگ جنھوں نے ابھی تک اپنی پناہ کی درخواست جمع نہیں کرائی ہے ان پر پابندیاں عائد ہوسکتی ہیں جن میں درج ذیل شامل ہیں:

- استقبالیہ مرکز یعنی ریسیپشن سینٹر کی حدود میں محدود ہونا
- بلدیہ یا علاقے سے باہر سفر کرنے کے قابل نہ ہونا
- کام کرنے کی اجازت نہ ملنا۔

تاہم قانونی حیثیت سے قطع نظر، ہر کوئی بچوں کے لئے رہائش، خوراک، صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم جیسے بنیادی حقوق کا حقدار ہے۔

ریاستیں صدیوں سے ظلم و ستم سے فرار ہونے والے افراد اور گروہوں کو تحفظ فراہم کر رہی ہیں، تاہم جدید پناہ گزین اضافہ بڑی حد تک بیسویں صدی کے دوسرے نصف حصے کی پیداوار ہے۔ بین الاقوامی انسانی حقوق کے قانون کی طرح، جدید پناہ گزینوں کے قانون کی ابتدا دوسری جنگ عظیم کے بعد اور اس سے پہلے کے جنگ کے سالوں کے مہاجرین کے بحران کے بعد ہوئی ہے ۔ انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ (یو ڈی ایچ آر) کا آرٹیکل 1(1) جو 1948 میں منظور کیا گیا تھا، دوسرے ممالک میں پناہ لینے کے حق کی ضمانت دیتا ہے۔ اس کے بعد کے علاقائی انسانی حقوق کے قوانین نے اس حق پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے جس میں "ریاست اور بین الاقوامی کنونشنوں کی قانون سازی کے مطابق غیر ملکی علاقے میں پناہ تلاش کرنے اور پناہ دیئے جانے کے حق"کی ضمانت دی گئی ہے جیسے کہ انسانی حقوق سے متعلق امریکی کنونشن،آرٹیکل۔ 22(7)؛ افریقی [بانجول] انسانی اور عوامی حقوق کے بارے میں چارٹر، آرٹیکل۔ 12(3)۔

پناہ گزینوں کے قانون پر کنٹرول کے لئے بین الاقوامی کنونشن ،1951 کا کنونشن ہے جو پناہ گزینوں کی حیثیت (1951 کنونشن) اور پناہ گزینوں کی حیثیت (1967 اختیاری پروٹوکول) سے متعلق اس کے 1967 کے اختیاری پروٹوکول سے متعلق ہے۔ 1951 کے کنونشن میں پناہ گزین کی تعریف کے ساتھ ساتھ عدم بحالی کا اصول اور پناہ گزین کا درجہ حاصل کرنے والوں کو حاصل حقوق کا تعین کیا گیا ہے۔ اگرچہ 1951 کے کنونشن کی تعریف غالب تعریف ہے، لیکن اس کے بعد علاقائی انسانی حقوق کے معاہدوں نے 1951 کے کنونشن (کونسل آف یورپ، 2010) کے تحت نہ آنے والے بے گھری کے بحرانوں کے جواب میں پناہ گزین کی تعریف میں ترمیم کی ہے۔

1951 کے کنونشن میں اس بات کی وضاحت نہیں کی گئی ہے کہ ریاستی جماعتیں اس بات کا تعین کیسے کریں گی کہ آیا کوئی فرد پناہ گزین کی تعریف پر پورا اترتا ہے یا نہیں۔ اس کی بجائے پناہ حاصل کرنے کی کارروائی اور پناہ گزینوں کی حیثیت کے تعین کو ہر ریاستی فریق پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں مختلف ریاستوں میں تفاوت پیدا ہوا ہے کیونکہ حکومتیں اپنے مختلف وسائل، قومی سلامتی کے خدشات اور جبری نقل مکانی کی تحریکوں والی تاریخوں کی بنیاد پر پناہ کے قوانین تیار کرتی ہیں۔ قومی اور علاقائی سطح پر اختلافات کے باوجود جدید پناہ گزین رجیم کا اہم مقصد اپنے گھروں سے بھاگنے پر مجبور افراد کو تحفظ فراہم کرنا ہے کیونکہ ان کے ممالک ان کی حفاظت کے لئے تیار نہیں یا اس قابل نہیں ہیں (مورٹ اینڈ ویربیر، 2016)۔

قانونی تحفظات

پناہ گزینوں سے متعلق بین الاقوامی اور علاقائی قوانین میں شامل ہیں:

- مہاجرین کی حیثیت سے متعلق 1951 کنونشن
- 1967 مہاجرین کی حیثیت سے متعلق اختیاری پروٹوکول
- انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ
- انسان کے حقوق اور فرائض سے متعلق امریکی اعلامیہ
- انسانی حقوق سے متعلق امریکی کنونشن
- پناہ گزینوں سے متعلق کارٹاجینا اعلامیہ، وسطی امریکہ، میکسیکو اور پانامہ میں پناہ گزینوں کے بین الاقوامی تحفظ سے متعلق بات چیت (کارٹاجینا اعلامیہ)
- افریقی [بانجول] انسانی اور عوامی حقوق سے متعلق چارٹر

- افریقہ میں پناہ گزینوں کے مسئلے کے مخصوص پہلوؤں پر قابو پانے والا او اے یو کنونشن
- انسانی حقوق سے متعلق عرب چارٹر
- اسلام میں انسانی حقوق کے بارے میں قائرو ڈیکلاریشن
- انسانی حقوق سے متعلق یورپی کنونشن
- کونسل ریگولیشن ای سی نمبر 2003/343 18 فروری 2003 کا ایک تیسرے ملک کے شہری کی طرف سے رکن ممالک میں سے کسی ایک میں درج پناہ کی درخواست کی جانچ کے ذمہ دار رکن ریاست کے تعین کے لئے معیار اور طریقہ کار قائم کرتا ہے
- کونسل ڈائریکٹو 2004/83/ای سی آف 29 اپریل 2004 تیسرے ملک کے شہریوں یا بے ریاست افراد کی پناہ گزینوں کے طور پر اہلیت اور حیثیت کے لئے کم از کم معیار پر یا ایسے افراد کے طور پر جنہیں بصورت دیگر بین الاقوامی تحفظ اور دیئے گئے تحفظ کے مواد کی ضرورت ہے
- تشدد اور دیگر ظالمانہ، غیر انسانی یا ذلت آمیز سلوک یا سزا کے خلاف کنونشن
- افریقہ میں اندرونی طور پر بے گھر افراد کے تحفظ اور معاونت کے لئے افریقی یونین کنونشن
- بچوں کے حقوق پر کنونشن

ایف اے کیو4-کون سی تنظیمیں تارکین وطن / پناہ گزینوں کی مدد کر سکتی ہیں؟

خوش قسمتی سے پناہ گزینوں کی فلاح و بہبود متعدد تنظیموں کے لئے ایک اہم مسئلہ ہے۔ ہم اس حقیقت پر بہت زور دے رہے ہیں کہ پناہ گزینوں کی مدد کرنے والی تنظیموں کی یہ فہرست نامکمل ہے۔ براہ کرم نوٹ کریں کہ ہم کسی بھی دوسری این جی او کے کام کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہیں جس کا اس فہرست میں ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

1. **سن رائز یو ایس اے- Sunrise USA**

پناہ گزینوں کی مدد کرنے والی تنظیموں میں سے ایک کی بنیاد 2011 میں شامی نژاد امریکی پیشہ ور افراد کے ایک گروپ نے رکھی تھی، سن رائز امریکہ اب امریکہ کی سرکردہ این جی اوز میں سے ایک ہے جس کی توجہ شام کے اندر اور ہمسایہ ممالک میں شامیوں کو انسانی امداد فراہم کرنے پر مرکوز ہے۔

2. **کرم فاؤنڈیشن -Karam Foundation**

یہ ایک غیر منافع بخش تنظیم ہے جو شام کے بہتر مستقبل کی تعمیر کے مشن پر ہے۔ یہ تنظیم شامی پناہ گزین نوجوانوں کے لئے اختراعی تعلیمی پروگرام تیار کرکے شامی خاندانوں میں اسمارٹ امداد تقسیم کر کے اور شامیوں کی جانب سے شامیوں کے لئے شروع کردہ پائیدار ترقیاتی منصوبوں کے لئے فنڈ فراہم کرتی ہے۔

3. **اسلامک ریلیف Islamic Relief**

ایک آزاد عقیدے پر مبنی انسانی اور ترقیاتی تنظیم کے طور پر اسلامی ریلیف 32 سال سے انسانیت کی خدمت کر رہا ہے۔ دنیا بھر کے 40 سے زائد ممالک میں فعال موجودگی کے ساتھ وہ دنیا میں موجود ان تین ارب لوگوں کے لئے ایک بہترین جگہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں جو اب بھی غربت میں زندگی گزار رہے ہیں جن میں بہت سے پناہ گزین بھی شامل ہیں۔

4. **پروجیکٹ عمل او سلام -Project Amal Ou Salaam**

ان کے نام کا مطلب پروجیکٹ امید اور امن ہے۔ وہ ایک نچلی سطح کی تنظیم ہے جو شام کے بچوں بشمول پناہ گزینوں کو اپنے ملک کی تعمیر نو اور امن کے لیے کام کرنے کے لیے بااختیار بنانے کے لیے وقف ہے۔

5. **مہاجرین بین الاقوامی -Refugees International**

وہ بے گھر افراد کے لئے زندگی بچاو تحفظ اور مدد کی وکالت کرتے ہیں اور بے گھری کے بحرانوں کے حل کو فروغ دیتے ہیں۔ وہ حقیقی مسائل پر روشنی ڈالتے ہیں اور اعلیٰ سطح پر پالیسی سازوں کو سفارشات پیش کرتے ہیں جو ضرورت مندوں کے رد عمل کو تشکیل دینے میں مدد کرتے ہیں۔

6. **یو این ایچ سی آر -UNHCR**

65 سال سے اقوام متحدہ پناہ گزینوں کی مدد کرنے والی تنظیموں میں سے ایک ہے۔ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین (یو این ایچ سی آر) دنیا بھر میں پناہ گزینوں کے حقوق اور بہبود کا تحفظ کر رہے ہیں۔

7. **آئی آر سی -IRC**

بین الاقوامی ریسکیو کمیٹی ان لوگوں کی مدد کرتی ہے جن کی زندگیاں اور روزی روٹی تنازعات اور آفات کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہوتی ہیں اور زندہ بچ جاتے ہیں، صحت یاب ہو جاتے ہیں اور اپنے مستقبل پر دوبارہ کنٹرول حاصل کر سکتے ہیں۔

8. **اورم -ORAM**

اورام کا مشن عالمی برادری کو غیر معمولی طور پر کمزور پناہ گزینوں اور پناہ کے متلاشیوں کا تحفظ دینے کے قابل بنانا ہے۔ اس مقصد کے لئے وہ دنیا بھر میں پناہ گزین پیشہ ور افراد کے لئے اختراعی آلات، جدید ترین تحقیق اور تجرباتی بنیادوں پر تشخیص پروگرام فراہم کرنے کے لئے وقف ہیں۔

9. **ورلڈ ریلیف - World Relief**

اس عقیدے پر مبنی تنظیم کا مشن مقامی چرچ کو پناہ گزینوں جیسے کمزور ترین افراد کی خدمت کے لیے بااختیار بنانا ہے۔

10. پناہ گزین ون - **Refugee One**

وہ جنگ، دہشت اور ظلم و ستم سے فرار ہونے والے پناہ گزینوں کے لئے تحفظ، وقار اور خود انحصاری کی نئی زندگیاں تعمیر کرنے کا موقع پیدا کرتے ہیں۔

11. ایچ آئی اے ایس - **HIAS**

وہ انتہائی کمزور پناہ گزینوں کی حفاظت کرتے ہیں، انہیں نئی زندگیاں تعمیر کرنے میں مدد دیتے ہیں اور انہیں تحفظ اور آزادی میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ ملاتے ہیں۔ ایک اور مقصد پناہ گزینوں کے تحفظ کی وکالت کرنا اور یقین دلانا ہے کہ بے گھر افراد کے ساتھ با وقار برتاؤ کیا جائے جس کے وہ مستحق ہیں۔

12. سیو دی چلڈرن - **Save The Children**

سیو دی چلڈرن بچپن میں سرمایہ کاری کرتے ہیں - ہر روز، بحران کے وقت اور ہمارے مستقبل کے لئے۔ امریکہ اور دنیا بھر میں وہ بچوں کو صحت مند آغاز، سیکھنے کا موقع اور نقصان سے تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

13. اے ایس ایس اے ایف - **ASSAF**

اے ایس ایس اے ایف کی بنیاد 2007 میں اسرائیل میں پناہ گزینوں اور پناہ کے متلاشی لوگوں کی مدد کے لئے رکھی گئی تھی۔ عبرانی زبان میں اے ایس ایس اے ایف کا مخفف امدادی تنظیم برائے مہاجرین ہے۔ ان کا مقصد ریاستی حکام کے سامنے پناہ گزینوں کے حقوق کو فروغ دینا ہے۔

14. ولوچٹیلنگن ویرک - **Vluchtelingen Werk**

یہ ان ڈچ تنظیموں میں سے ایک ہے جو پناہ گزینوں کی مدد کرتی ہیں۔ ولوچٹیلنگن ویرک نیڈرلینڈ، نیدرلینڈز میں پناہ گزینوں اور پناہ کے متلاشیوں کے مفادات کی دیکھ بھال کرتی ہے، جب سے وہ ملک میں داخل ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ ڈچ معاشرے میں مکمل طور پر ضم ہو جاتے ہیں۔

15. کیئر - **CARE**

وہ زندگیاں بچانے اور غربت کے خاتمے کے لئے وقف دنیا بھر میں ایک تحریک کے اندر ایک عالمی رہنما ہیں۔

16. ڈاکٹرز ودآوٹ بارڈرز (میڈیسنز سانز فرنٹیئرز) - **(Doctors Without Borders (Medecins Sans Frontieres)**

ان کا مقصد دنیا بھر میں جہاں سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے لوگوں کی مدد کرنا، تنازعات، وبائی امراض، آفات یا صحت کی دیکھ بھال سے خارج ہونے والے لوگوں کو ہنگامی طبی امداد فراہم کرنا ہے۔

17. ورلڈ ویژن - **World Vision**

یہ عقیدے پر مبنی تنظیم غربت اور ناانصافی کی وجوہات سے نمٹ کر اپنی پوری صلاحیت تک پہنچنے کے لئے بچوں، خاندانوں اور ان کی برادریوں کے ساتھ شراکت دار ہے۔

18. ورلڈ ہیلپ - **World Help**

وہ ایک کرسچین انسانی بنیادوں پر قائم تنظیم ہے جو دنیا بھر کی غریب کمیونٹیز میں لوگوں کی جسمانی اور روحانی ضروریات کی تکمیل کے لیے پرعزم ہے۔

19. دنیا بھر میں تشویش - **Concern Worldwide**

ایک بین الاقوامی انسانی تنظیم ہے جو غربت اور دنیا کے غریب ترین ممالک میں مصائب سے نمٹنے کے لئے وقف ہے۔

20. مرسی کورپس - **Mercy Corps**

ایک سرکردہ عالمی تنظیم ہے جو اس یقین پر قائم ہے کہ ایک بہتر دنیا ممکن ہے۔ دنیا بھر کے 40 سے زیادہ ممالک میں کام کرنے والی تباہی میں اور ہر قسم کی مشکلات میں، جرات مندانہ حل کو عملی جامہ پہنانے کے لئے شریک عمل ہے۔ لوگوں کو اب، اور مستقبل کے لئے مصیبتوں پر فتح حاصل کرنے اور اندر سے مضبوط کمیونٹیز کی تعمیر میں مدد کرتی ہے۔

21. زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف امریکہ - **Zakat Foundation of America**

ایک بین الاقوامی خیراتی تنظیم ہے جو مخیر اور دیکھ بھال کرنے والے لوگوں کو ضرورت مندوں تک پہنچنے میں مدد دیتی ہے۔ ان کا بنیادی مقصد ضروریات کو پورا کرنا اور مراعات یافتہ مسلمانوں کی زکوٰۃ اور صدقاجات کے ساتھ دنیا بھر کے غریب ترین لوگوں کی خود انحصاری ہے اور دیگر مخیر عطیہ دہندگان کی حمایت کو بھی یقینی بنانا ہے۔

22. لائف - **Life**

لائف فار ریلیف اینڈ ڈویلپمنٹ ایک غیر منافع بخش انسانی خیراتی ادارہ ہے جس کی بنیاد 1992 میں عرب امریکی پیشہ ور افراد نے 1991 کی خلیجی جنگ کے نتیجے میں عراق میں پیدا ہونے والے انسانی بحرانوں کے جواب میں رکھی تھی۔

23. بین الاقوامی میڈیکل کورپس - **International Medical Corps**

یہ تنظیم ضرورت مندوں کی کہیں بھی، کسی بھی وقت، چاہے حالات کچھ بھی ہوں، زندگی بچانے والی صحت کی دیکھ بھال اور صحت کی دیکھ بھال سے متعلق ہنگامی خدمات فوری فراہم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ اکثر گھنٹوں کے اندر۔

ایف اے کیو 5 - کیا تارکین وطن اور پناہ گزین مقامی لوگوں سے ملازمتیں چھین لیتے ہیں؟

او ای سی ڈی (OECD) کے مطابق گزشتہ دس سالوں کے دوران امریکہ میں افرادی قوت میں 47 فیصد اور یورپ میں 70 فیصد اضافہ تارکین وطن کی وجہ سے ہوا ہے۔ تارکین وطن اکثر ایسی ملازمتیں کرتے ہیں جو مقامی لوگ کرنے یا لینے کے لئے کم تیار ہوتے ہیں اور ملازمت کی منڈی میں خلا کو پر کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ وہ زیادہ تر ترقی یافتہ ممالک میں موجود مقامی مزدور قوت کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بجائے ہر سطح پر مہارت فراہم کر کے اس کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ آخری بات یہ ہے کہ تارکین وطن کاروباری افراد ملازمتیں پیدا کرنے میں مدد کرتے ہیں! بے روزگاری ایک بڑا مسئلہ ہے جو تارکین وطن اورپناہ گزینوں کی آمد کے علاوہ موجود ہے لیکن کچھ سیاست دانوں کے لئے ڈھانچہ جاتی مسائل اور معاشی پالیسیوں سے توجہ ہٹانے کے لئے تارکین وطن/پناہ گزینوں کو مورد الزام ٹھہرانا آسان ہے۔ لیکن ملازمت یافتہ ہوں یا بے روزگار، ریاستوں پر بین الاقوامی انسانی حقوق اورپناہ گزینوں کے قانون کے تحت تارکین وطن (چاہے وہ باقاعدہ ہوں یا بے قاعدہ) اورپناہ گزینوں کے حقوق کا تحفظ کرنے کی ذمہ داریاں ہیں۔ (للین اینڈ پیریڈو ،2006)